پاکستان - چیف جسٹس چودھری حقوقِ انسانی پر مضبوط مگر غیر مستقل اور عدم تسلسل کی شکار میراث چھوڑتے ہوئے سپریم کورٹ سے ریٹائر

مورخہ 5 دسمبر 2013 اسلام آباد، پاکستان / بنکاک، تھائی لینڈ بین الاقوامی تنظیم برائے ماہرین قانون (International Commission of Jurists: ICJ) کی جانب سے آج جاری شدہ ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستانی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس افتخار محمد چودھری، جن کی مدتِ ملازمت 12 دسمبر 2013 کو ختم ہو رہی ہے، اپنے پیچھے ایک پُر اعتماد اور پہلے سے مضبوط تر عدلیہ چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ مگر ساتھ ہی ساتھ رپورٹ میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ حقوقِ انسانی کے نفاذ سے متعلق جسٹس چودھری کی غیر مستقل اور متضاد پالیسی پر کی جانے والی تنقید میں بھی صداقت پائی جاتی ہے۔

آئی سی جے (ICJ) کی 99 صفحات پر مشتمل رپورٹ بعنوان ''اختیار بغیر احتساب: پاکستان انصاف کی تلاش میں'' (Authority without Accountability: The search for Justice in Pakistan) میں پاکستانی سپریم کورٹ کی حقوقِ انسانی سے متعلق جسٹس چودھری کی بطور چیف جسٹس مدتِ ملازمت کے دوران ہونے والے عدالتی فیصلوں کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

رپورٹ میں سپریم کورٹ کے حالیہ کام کو موثر تر بنانے کیلئے ایسی سفارشات بھی پیش کی گئیں ہیں کہ جن سے پاکستانی عوام کے حقوق کے تحفظ اور قانون کی حکمرانی کو مضبوط تر کیا جا سکتا ہے۔

آئی سی جے کے ڈائریکٹر ایشیاء سام ظریفی (Sam Zarifi) کا کہنا ہے کہ چیف جسٹس چودھری مبارک باد کے مستحق ہیں کیونکہ انہوں نے پاکستانی سپریم کورٹ کو ایک آزاد ادارہ بنانے کی کوشش کی ہے جس کی وجہ سے پاکستان میں فوج کی حکمرانی کا دروازہ بھی بند ہو گیا ہے۔

مگر ساتھ ہی ساتھ رپورٹ میں جسٹس چودھری کی زیر صدارت عدالت کی جانب سے حقوق انسانی کے تحفظ کیلئے اپنائے گئے طریقہ کار اور پالیسی سے متعلق تحفظات کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔ آئین کی شق آرٹیکل (3)184 کے تحت سپریم کورٹ کے غیر معمولی اختیارات کے استعمال سے متعلق آئی سی جے کی اس رپورٹ میں

یہ کہا گیا ہے کہ اگرچہ ملک کی اعلیٰ ترین عدالت کچھ کیسوں میں حقوق انسانی کی خلاف ورزی پر حکومت / انتظامیہ اور فوج کا محاسبہ کرنے میں کافی حد تک کامیاب رہی۔ ہے تاہم سام ظریفی کے مطابق یہ بھی درست ہے کہ یا تو ان غیر معمولی اختیارات (Jurisdiction) کے استعمال کیلیئے واضح قانونی اور آئینی اصول وضع نہیں کیئے گئے۔ مثال کے طور پر یہ واضح نہیں ہے کہ اس بات کا تعین کون کرتا ہے اور کس طرح ہوتا ہے کہ کن مقدمات کو سنا اور کن کو نظر انداز کر دیا جائے۔ یا پھر جہاں ایسے اصول وضع کرنے کی کوشش کی گئی ہے وہ ناکافی ہیں اور عدالت کے فیصلے تضادات کے شکار ہیں جسکے نتیجے میں عدالت کی فیصلہ سازی کا عمل عدم شفافیت (Lack of Transparency) کا شکار رہا ہے۔

لہذا سام ظریفی کا کہنا ہے کہ اس قسم کی عدم شفافیت سپریم کورٹ کی حقوقِ انسانی کے تحفظ کے سلسلے میں حاصل ہونے والی کامیابوں پر منفی اثرات مرتب کرتی ہوئی نظر آتی ہے اور اسی وجہ سے عدالتی فیصلوں میں قانون کی حکمرانی کے اصول کی پاسداری بھی کمزور نظر آتی ہے۔

رپورٹ میں سپریم کورٹ کے اُن اہم اقدامات کو بھی ریکارڈ کیا گیا ہے جن کے نتیجے میں حقوقِ انسانی کی خلاف ورزیوں سے متاثر ہونے والے لوگوں کو انصاف ملا اور تلافی نقصان ہوا۔

رپورٹ کے مطابق اس طرح کے عدالتی فیصلے پاکستان کی بین الاقوامی قوانین کے تحت ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں معاون ثابت ہوں گے۔

سام ظریفی کے مطابق اگرچہ پاکستان کے ریاستی اداروں بشمول فوج، کا حقوقِ انسانی کی خلاف ورزیوں پر مکمل محاسبے کیلیئے ابھی ایک لمبا سفر طے کرنا باقی ہے مگر یہ واضح ہے کہ پاکستانی سپریم کورٹ نے ریاستی اداروں کی حقوقِ انسانی کی خلاف ورزیوں سے متعلق کئی عشروں پر محیط بریت (Impunity) کے روایتی کلچر میں ایک موئثر ضرب لگائی ہے۔

آئی سی جے کی اس رپورٹ میں آئین کی شق نمبر (3)184 بے دریغ استعمال سے ہونے والے نادانستہ مگر قابلِ پیشین گوئی نتائج پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اگر آئین کی اس شق کے تحت عدالتی اختیارات کو وسعت دینے کے اس رجحان سے قانون کی حکمرانی اور عدلیہ کی آزادی پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

ایسے منفی اثرات کا ذکر کرتے ہوئے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ سپریم کورٹ میں بہت سے دوسرے

مقدمات اور اپیلیں طول پکڑ رہے ہیں جس کی وجہ سے فریقین مشکلات کا شکار ہیں کیونکہ اُن کے پاس کوئی اور چارہ بھی نہیں۔ اس کے علاوہ اعلیٰ ترین سطح پر ایسے رجحان کے نتیجے میں ماتحت عدالتوں میں مقدمات پر بھی منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ عدالت عظمیٰ کے اس رویہ سے اداراتی اختیارات کی علیحدگی کے مسلمہ اصول (Separation of Powers) کو بھی دھچکہ لگا ہے اور ایسا نظر آتا ہے کہ دو متوازی عدالتی نظامِ (Parallel Systems) کھڑے کر دیئے گئے ہیں۔

مسٹر ظریفی کا کہنا ہے کہ عدالتِ عظمیٰ کو ان تحفظات کا تدارک کرنا چاہیے تا کہ ایک لمبی جدوجہد کے بعد حاصل ہونے والی آزادی کو قائم رکھا جا سکے اور عدالت پر جانب داری کا الزام بھی عائد نہ ہو۔

سام ظریفی کے مطابق عدلیہ کی آزادی سے متعلق بین الاقوامی معیار (International Standards of Judicial Independence) کے مطابق عدلیہ کا نہ صرف آزاد اور عملی طور پر غیر جانبدار ہونا ضروری ہے بلکہ اس کے بارے میں عوامی رائے بھی مثبت ہونا چاہیے۔ ''عوام کے ذہنوں میں یہ تاثر کہ عدلیہ کسی بھی قسم کے جانبدارانہ رویہ اور سوچ سے بالا ہے، کامیاب نظامِ انصاف کیلئے انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے''۔

رپورٹ میں آرٹیکل (3)184 کے تحت سپریم کورٹ کے غیر مستقل اور متصادرویہ کی مثالیں دی گئیں ہیں جن میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ سپریم کورٹ نے توہین عدالت ایکٹ 2012، (Contempt of Court Act 2012) جس کے تحت توہین عدالت کی کاروائی کا طریقہ کار بدلا گیا تھا، کو اُس کے پاس ہونے کے دو مہینے کے اندر اندر غیر آئینی قرار دے دیا۔ جبکہ 2011 سے ایک آئینی درخواست جس میں ایکشن ان ایڈ آف سول پاور ریگولیشن 2011 (Action in Aid of Civil Power Regulations 2011) کو چیلنج کیا ہوا ہے، آج تک مئوخر ہے۔

۲۔ اسی طرح 2012 میں چیف جسٹس چودھری نے اپنے ہی بیٹے کے خلاف بدعنوانی کے الزامات کے منظر عام پر آتے ہی آرٹیکل (3)184 کے تحت از خود کاروائی کرتے ہوئے مقدمہ چلانے کا فیصلہ کر لیا۔ مگر اقرباء

پروری کا الزام لگنے پر خود کو اس کیس سے علیحدہ کرلیا اور پھر اپنے ہی برادر ججوں سے اُس مقدمے کا فیصلہ کروالیا جبکہ اُنہیں دنوں احمدیوں کی عبادت گاہوں پر ہونے والے حملوں کا نوٹس لینے میں ناکام رہے۔

عدالت کو اپنے اختیارات کے استعمال میں توازن لانے کیلیئے رپورٹ میں جو سفارشات پیش کی گئیں ہیں اُن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ سپریم کورٹ کو آئین کے آرٹیکل (3)184 کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال بین الاقوامی معیار (International Standards) کے مطابق کرنا چاہیے تاکہ حقوقِ انسانی کا تحفظ، قانون کی حکمرانی اور آئینی اداروں کے درمیان اختیارات کی علیحدگی کے اصول پر پابندی کو یقینی بنایا جاسکے۔

۲۔ عدالت کو آرٹیکل (3)184 کے تحت اپنے اختیارات کے استعمال کیلیئے ایسے قوائد وضوابط اور اصول وضع کرنے چاہیے کہ جن سے اس سوال کا شفاف طریقے سے تعین ہوسکے کہ کس مقدمے کو کس وقت اور کس ترجیحی درجہ کے مطابق سن کر فیصلہ کرنا ہے۔ اور ایسے اصول وضع کرتے ہوئے اس بات کو مدنظر رکھا جانا چاہیے کہ آرٹیکل (3)184 کے تحت عدالتی اختیارات غیر معمولی صورتِ حال میں ہی استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ یعنی آرٹیکل (3)184 غیر معمولی صورتِ حال کیلیئے مخصوص آئینی شق ہے۔

برائے رابطہ

سام ظریفی، آئی سی جے ایشیاء/پیسفک ریجنل ڈائریکٹر (بنکاک)

ٹیلیفون نمبر: +66807819002

ای میل: sam.zarifi@icj.org

ریما عمر، آئی سی جے، لیگل ایڈوائزر برائے پاکستان

ٹیلی فون نمبر: +92-321-4969434

ای میل: reema.omer@icj.org